

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب: مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

سلسلہ خطبات جمعہ

میاں بیوی کے حقوق

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم! اما بعد! فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ
الرحمن الرحیم وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِی عَلَیْہِ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَیْہِمْ دَرَجَةٌ (البقرة: ۲۲۸)
”اور ان عورتوں کو معروف طریقے کے مطابق ویسے ہی حقوق حاصل ہیں جیسے (مردوں
کو) ان پر حاصل ہیں۔ ہاں مردوں کو ان پر ایک درجہ فوقیت ہے“
عن عائشۃؓ قالت رسول اللہ ﷺ اعظم الناس حقاً علی المرأة زوجها واعظم
الناس حقاً علی الرجل امہ (رواہ الحاکم فی المستدرک)
”حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت پر سب سے بڑا حق
اس کے شوہر کا ہے اور مرد پر سب سے بڑا حق اس کی ماں کا ہے۔“

نکاح میں فریقین کے لئے خوشیاں اور مسرتیں

محترم سامعین! اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر شے کا جوڑا جوڑا بنایا، کوئی بھی چیز بغیر جوڑے کے موجود نہیں
قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کئی جگہ پر مختلف الفاظ کے ساتھ جوڑے کا ذکر موجود ہے جیسا کہ ارشاد ہے
وَخَلَقْنَاكُمْ اَزْوَاجًا کہ ہم نے آپ کو جوڑا جوڑا پیدا کیا، مخلوقات کے ان جوڑوں میں ایک جوڑا مرد
اور عورت کا بھی ہے، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسان کو پیدا فرمایا، اور اشرف
المخلوقات کا لقب عطا فرمایا، ہر معاشرے میں مرد اور عورت کا بڑا اہم کردار ہوتا ہے جب یہی جوڑا صحیح
طریقے سے اپنی ڈیوٹی سرانجام دے تو پھر وہ معاشرہ ایک بہترین معاشرہ امن و امان کا گہوارہ، خوشی
وراحت، سکون و اطمینان کا مظہر ہوتا ہے، اور اس جوڑے سے پیدا ہونے والے افراد بھی دین و دنیا کا
عظیم سرمایہ بنتے ہیں، بہر حال اس جوڑے کے درمیان باہمی تعلق اور نسبت کو نکاح کی عظیم الشان
عبادت سے ایک دوسرے کے نزدیک تر کر دیا گیا ہے اور ہمارے دین اسلام نے اس پاکیزہ عمل نکاح
میں فریقین کے لئے مسرتیں اور خوشیاں رکھ کر ایک ایسا نظام بنایا ہے اگر ان پر عمل کیا جائے اور ان کے

درمیان جو حقوق مقرر کئے گئے ہیں ان کو پورا کیا جائے تو پھر وہ تمام مقاصد پورے ہو سکتے ہیں جن کے لئے اس جوڑے کو پیدا کیا گیا۔

اختلافات کی جڑ ایک دوسرے کے حقوق کی پامالی

میرے معزز ساتھیو! اگر ہم غور کریں تو ہمارے معاشرے میں زیادہ تر مسائل اور جھگڑے شوہر اور بیوی کے درمیان ہیں اور ان تمام جھگڑے اور اختلاف کی وجہ ایک دوسرے کے حقوق کو نہ پہچاننا اور ایک دوسرے کے حقوق کو پورا نہ کرنا ہے، میاں اور بیوی کی مثال تو سائیکل کے دو پہیوں کی سی ہے، جب ایک بھی خراب ہو تو پھر زندگی کی یہ سائیکل نہیں چل سکتی، ہمارے ہاں جامعہ حقانیہ میں ہر روز ۹۰ سے لے کر ۹۵ فیصد تک مسائل میاں اور بیوی کے ہی دارالافتاء میں آتے ہیں، ہم نے اپنی بیویوں کو ایک محکوم، غلام اور خادمہ سمجھ کر معاشرے میں ان کے ساتھ ایک حقیرانہ معاملہ اپنایا ہوا ہے، اور دوسری طرف بیوی بھی خاوند کے حقوق سے ناواقف ہے، اسلام نے میاں بیوی دونوں کے حقوق بڑے تفصیل سے بیان فرمائے ہیں تاکہ معاشرے کی یہ بنیادی اکائی اپنے حقوق و فرائض کو پورا کر کے ہی ایک بہترین زندگی اور آخرت کا بہترین سرمایہ بن سکتے ہیں، اور اس جوڑے کے میلاپ سے جو اولاد پیدا ہوگی تو وہ پھر حقیقی معنوں میں مسلمان اور الولد سرا بیہ کا مصداق ہوگی اور اپنے والدین کو والدین جان کر ان کی فرمانبرداری اور اطاعت گزار ہوگی۔

بہر حال دین اسلام اور حضور اکرم ﷺ کے ارشادات میں میاں بیوی کے باہمی حقوق اور ذمہ داریوں کے حوالے سے جو احکامات و ہدایات مذکور ہیں، ان سب کا مقصد یہ ہے کہ یہ تعلق میاں بیوی کیلئے زیادہ سے زیادہ خوشگوار اور راحت و خوشی کا باعث ہو اور اس تعلق کے نتیجے میں حاصل ہونے والے ثمرات بہتر سے بہترین ہوں، بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر کو اپنے لئے سب کچھ اور سب سے بلند و بالا سمجھے اس کی فرمانبرداری ہو، وفادار ہو اور ہر وقت شوہر کی خیر خواہی اور رضا جوئی کی طلبگار ہو، کیونکہ بیوی پر سب سے بڑا حق اس کے شوہر کا ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

عن عائشہ قالت قال رسول اللہ ﷺ اعظم الناس حقا علی امرأۃ زوجها
واعظم الناس حقا علی الرجل امہ (رواہ الحاکم)

”حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عورت پر سب سے بڑا حق اس کے شوہر کا ہے اور مرد پر سب سے بڑا حق اس کی ماں کا ہے۔“

وفا شعار بیوی بن کر زندگی گزارنے کی تلقین

اب اگر بیوی اپنے خاوند کو ہی اپنا سربراہ اور حاکم مان لے اور وفا شعار بیوی بن کر وقت گزارے تو دونوں کے لئے دنیا اور آخرت کے سکون و اطمینان کا سبب ہوگا، اگر ایسا نہ ہو بلکہ عورت اپنے شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری کے بجائے نافرمانی اور سرکشی اختیار کرے تو ظاہر ہے اس کا نتیجہ باہمی کشمکش اور خانہ جنگی ہوگی اور بعض اوقات بات خطرناک حد تک پہنچ جاتی ہے، جہاں سے واپسی ممکن نہیں ہوتی، یعنی طلاق تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور یہ بات پھر دونوں میاں بیوی کے لئے دنیا و آخرت کی تباہی و بربادی کا سبب ہے، اسی وجہ سے دین اسلام نے دونوں کی بقا، خوشی، اطمینان، امن اور بہترین معاشرے کی تشکیل کے لئے دونوں کے لئے بہترین حقوق وضع کئے ہیں، جس کی پاسداری کر کے وہ تمام مقاصد حاصل ہو سکتے ہیں جو کہ بہترین زندگی اور اعلیٰ ترین آخرت کے حصول کا ذریعہ ہیں، اس لئے رحمت کائنات ﷺ نے عورتوں کو شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری اور وفاداری کی تاکید فرمائی، اور دخول جنت کا ذریعہ فرمایا، چنانچہ حدیث مبارکہ میں ارشاد نبوی ہے:

عن انس قال قال رسول الله ﷺ المرأة اذا صلت خمسها وصامت شهرها واحصنت فرجها واطاعت بعلها فلتدخل من اي ابواب الجنة شاءت (رواه ابو نعیم)
 ”حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت جب پانچوں وقت کی نمازیں پڑھے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی شرم و آبرو کی حفاظت کرے اور شوہر کی فرمانبرداری کرے، تو پھر (اسے حق ہے کہ) جنت کے جس دروازے سے چاہے اس میں داخل ہو۔“

حدیث مبارکہ میں نماز اور روزے کے ساتھ شوہر کی اطاعت کا ذکر کرنا اس بات کی اہمیت بیان کرتا ہے کہ جس طرح نماز روزہ فرض ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے تو اسی طرح شوہر کی اطاعت بھی اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کا ذریعہ ہے، مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ کے حق کے بعد سب سے بڑا حق جو بیوی پر لازم آتا ہے، وہ شوہر کا حق ہے، ایک دوسری حدیث میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول الله ﷺ لو كنت 'امر احداً ان يسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها (رواه الترمذی)

”حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کو کسی مخلوق

کے لئے سجدے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔“

خاوند کی حق کی اہمیت

بہر حال کسی مخلوق کا سب سے زیادہ حق بیان کرنے کیلئے ان الفاظ سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہو سکتی جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے بعد اگر سجدہ کا حکم ہوتا تو زیادہ حقدار خود رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس تھی مگر رسول اکرم ﷺ نے شوہر کے حق کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے فرمایا کہ شوہر کا حق اور مقام اتنا بلند ہے کہ سجدے کے لائق ہے مگر غیر اللہ کو سجدہ کرنا حرام ہے۔

محترم سامعین! شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی کا ذریعہ ہے احادیث مبارکہ کا ایک بڑا ذخیرہ ان ہی حقوق اور فضائل پر موجود ہے کہ شوہر کی رضا اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، شوہر کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے، شوہر کی اطاعت دخول جنت کا سبب ہے، جیسا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی یہ روایات نقل کرتی ہیں کہ

عن ام سلمہ قالت قال رسول اللہ ﷺ ایما امرأة ماتت وزوجها عنها راض دخلت الجنة (رواہ الترمذی)

”حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت اس حالت میں دنیا سے رخصت ہو جائے کہ اس کا شوہر اس سے راضی اور خوش ہو تو وہ عورت جنت میں جائے گی۔“

بہر حال خاوند کی محبت کا سب سے بڑا اور خوبصورت ترین اظہار اس کی خدمت و اطاعت اور فرمانبرداری ہے اور شریعت بھی خاوند کی اطاعت اور خدمت کا حکم دیتی ہے اور جب تک خاندان اس محبت و اطاعت کے ستون پر کھڑے رہے تو ان کی خاندانی عمارت مضبوط رہی اور آج جب اس محبت و اطاعت میں کمی آنا شروع ہو گئی ہے تو روزنت نئے مسائل پیدا ہونا شروع ہو گئے ہیں، اور اگر ان حقوق کی پاسداری نہ کی گئی جو میاں و بیوی کے ایک دوسرے پر مرتب ہوتے ہیں تو یہ عظیم رشتہ اور بندھن کی بہترین و مضبوط عمارت مغرب کے خاندانوں کی طرح مکمل زمین بوس ہو جائے گی، اور ماں، بہن، بیٹی، بیوی کا امتیاز ختم ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔

خاوند کی طرح بیوی کے حقوق کی اہمیت

محترم سامعین: جس طرح بیوی پر خاوند کے حقوق ہیں اسی طرح خاوند پر بیوی کے بھی کچھ حقوق اسلام نے بیان فرمائے ہیں، بیوی گھر کی مالکن ہوتی ہے اور خاوند پر اس کی تمام ضروریات پوری کرنا لازم ہوتا ہے، مطلب گھر کے باہر کی تمام ذمہ داری مرد پر اور گھر کے اندر تمام ذمہ داری عورت پر عائد ہوتی ہے، ایک حدیث مبارک میں حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ خواتین حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مرد حضرات جہاد کا ثواب حاصل کر چکے ہیں، ہم خواتین تو اس عظیم ثواب سے مکمل محروم ہیں، کیا کوئی ایسا عمل ہے جسے اختیار کر کے ہم جہاد کا ثواب حاصل کر سکیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہاں! تم لوگ گھروں میں جو کام کاج کرتی ہو ان کا ثواب جہاد کے برابر ہی ہے۔ گویا مجاہدین کے لئے جو اجر و ثواب مقرر ہے کہ جہاد کیلئے نکلنے پر اللہ تعالیٰ پہلے قدم پر تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے، جہنم کا دھواں مجاہد پر حرام ہو جاتا ہے اور اگر مجاہد اللہ تعالیٰ کے راستے میں کسی بھی وجہ سے وفات پا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت اپنے ذمے لے لیتے ہیں وغیرہ یہ تمام اجر و عورت اپنے گھر کے کام کاج کر کے حاصل کر لیتی ہے، اب عورت تو گھر میں سینکڑوں کام مثلاً صفائی، سترائی، کھانا پکانا، کپڑوں کی دھلائی، بچوں کی پرورش تو ضرور کرتی ہے مگر جب ان تمام کاموں میں اپنے خاوند کی رضا اور خوشی، گھر کے حالات کو خوشگوار کرنے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو مد نظر رکھے تو گھر بیٹھے اتنے بڑے اجر سمیٹ سکتی ہے۔

اسلام کے حدود و ضوابط کے تحت خاوند کی اطاعت

بہر حال اسلام عورت کو ہر حال میں اپنا حق دیتا ہے اور مرد کے مساوی اجر و ثواب بھی مگر یہ عورت اسلام کے حدود و ضوابط کے مطابق زندگی بسر کرے اور اپنے سب سے بڑے محسن و مشفق ذات یعنی خاوند کی اطاعت و خدمت میں مگن رہے۔ بہترین اور خوشگوار ازدواجی زندگی کیلئے ایک اصول یہ بھی یاد رکھیں کہ ہر کام خاوند کی اجازت پر کریں، خصوصاً جب گھر سے باہر جائیں تو خاوند کی اجازت ضرور لیں اور بلا ضرورت گھر سے باہر قطعاً نہ جائیں کیونکہ دین اسلام نے خواتین کے لئے سب سے بہترین جگہ ان کے گھر کو قرار دیا ہے، اور جب اشد ترین ضرورت کے لئے گھر سے نکلے تو مکمل شرعی حجاب اور آداب کے ساتھ جائے جب کوئی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلتی ہے تو گویا وہ اللہ تعالیٰ کے غضب و غصے کو دعوت دیتی ہے، چنانچہ ایک طویل حدیث میں ارشاد نبوی ہے کہ

عن ابی عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أن امرأة اتته فقالت

ماحق الزوج على امرأته..... وان لاتخرج من بيته الا باذنه فان
فعلت لعنتها الملائكة ملائكة الغضب وملائكة الرحمة حتى تتوب
او تراجع (ابوداؤد)

”حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور
پوچھا کہ خاوند کا بیوی پر کیا حق ہے؟..... (حقوق بیان کرتے ہوئے فرمایا) اور یہ
(حق بھی ہے کہ) گھر سے خاوند کی اجازت کے بغیر نہ نکلے اور نکلی تو اس پر فرشتے
لعنت کرتے ہیں، غضب اور رحمت دونوں قسم کے فرشتے یہاں تک کہ توبہ کر لے
یا واپس ہو جائے۔“
اسی طرح ایک دوسری حدیث مبارک ہے:

عن ابن عمر قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول ان المرأة اذا خرجت
من بيتها وزوجها كاره ذلك لعنها كل ملك في السماء وكل شئ
مرت عليه غير الجن والانس حتى ترجع (طبرانی)
”حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو عورت گھر سے
نکلے اور شوہر کو اس کا نکلنا ناگوار ہو تو اس عورت پر آسمان کے تمام فرشتے لعنت
بھیجتے ہیں اور جن جن چیزوں کے پاس سے گزرتی ہے، انسانوں اور جنات کے
علاوہ تمام چیزیں بھی اس پر لعنت بھیجتی ہیں“

اب ہم ان احادیث مبارکہ غور کریں کہ عورت کے لئے ویسے بھی ضرورت شدیدہ کے علاوہ
نکلنا منع ہے اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا، تو اگر کوئی عورت خاوند کے اجازت کے بغیر نکلتی ہے، تو
گویا ڈبل جرم کا ارتکاب کرتی ہے، یہ چند باتیں خاوند کے حقوق کے حوالے سے آپ حضرات کے
سامنے عرض کیں ہیں اب وقت ختم ہو رہا ہے، ان شاء اللہ آئندہ فرصت میں بیوی کے حقوق کے بارے
میں چند معروضات پیش کرنے کی کوشش کروں گا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو تمام حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا
کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین